170963 ـ خاوند مسلمان ملك ميں رہائش پذير ہونا چاہتا ہے ليكن بيوى نہيں مانتى

سوال

اللہ تعالى آپ اور ہمارے مولانا صاحب كو بركت سے نوازے اور آپ كى وجہ سے مسلمانوں اور اسلام كو نفع دے، اللہ تعالى مجھے ميرى مشكل سے نجات دے، مجھے مشكل يہ درپيش ہے كہ جہاں ميں رہتا ہوں وہاں آنے سے ميرى مشكل شروع ہوئى يہاں آ كر ميں نے ايك مسلمان اور اہل سنت لڑكى سے شادى كى جو صوم و صلاۃ كى پابند ہے، اور اپنے گھر والوں كى مالى مدد بھى كرتى ہے، ميرا يہاں پر مستقل رہنے كا ارادہ تھا، اور ميں نے اپنى بيوى سے يہاں رہنے كا وعدہ بھى كيا تھا، يہاں مسلمانوں كى كثرت ہے اور غير مسلم حكومت مسلمانوں كا احترام بھى كرتى ہے.

اللہ تعالى نے ہميں ايك بيٹا عطا كيا جو اس وقت دو برس كا ہوچكا ہے، ميرى كوشش ہے كہ وہ صحيح دين پر چلنے اور عالم دين بنے، ليكن وقت گزرنے كے ساتھ مشكلات شروع ہوئى وہ اس طرح كہ مسجد ميں نماز ادا كرنا مشكل ہے يہاں مسلمانوں ميں بہت بدعات پيدا ہو چكى ہيں، مگر جس پر اللہ رحم كرے وہ بچا ہے، حتى كہ ميرى بيوى بھى ان بدعات ميں پڑ چكى ہے، ميں كتابيں وغيرہ دے كر اسے صحيح راہ پر لانے كى كوشش ميں ہوں، اسى طرح فحاشى اور بےپردگى عام ہے نظروں كو محفوظ ركھنا مشكل بن چكا ہے، اس ليے ميں نے بيوى كے سامنے تجويز ركھى كہ يہاں سے كسى مسلمان ملك چلے جائيں ميرا شوق ہے كہ مدينہ منورہ ميں رہوں، ليكن بيوى نے پورى شدت كے ساتھ انكار كر ديا، اور كہنے لگى كہ تم نے يہاں اسى ملك ميں رہنے كا وعدہ كيا تھا، اور پھر وہ اپنے گھر والوں سے دور نہيں رہ سكتى، ميں جانتا ہوں كہ ميں نے وعدہ كرنے ميں جلدبازى سے كام ليا تھا اور اب ندامت ہو رہى ہے نہ تو ميں يہاں مستقل رہ سكتا ہوں اور نہ ہى اپنے بچے كو چھوڑ كر جا سكتا ہوں، مجھے آپ كيا مشورہ ديتے ہيں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

بيوى پر خاوند كى اطاعت كرنى لازم ہے، اور جہاں وہ جا كر رہتا ہے اسے بھى وہيں رہنا ہوگا، ليكن اگر بيوى نے شادى كے وقت شرط ركھى ہو كہ وہ اپنے ملك سے نہيں جائيگى يا وہ كسى اور جگہ نہيں لے كر جائيگا تو پھر يہ شرط پورى كرنا ہو گى.

ابن قدامہ رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" جب كسى شخص نے عورت سے شادى كى اور عورت نے شرط ركھى كہ وہ اسے اس كے گھر اور ملك و علاقے

سے کہیں اور نہیں لے کر جائیگا تو اس کی یہ شرط صحیح ہے، اور خاوند کو شرط پوری کرنا ہوگی.

کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جن شروط کو تمہیں سب سے زیادہ پورا کرنے کا حق ہے وہ شرطیں ہیں جن سے تم شرمگاہیں حلال کرتے ہو "

اور اگر شادی کے وقت عورت شرط رکھتی ہے کہ وہ دوسری شادی نہیں کریگا، اگر خاوند نے دوسری شادی کر لی تو پہلی بیوی کو علیحدگی کا حق حاصل ہے.

بالجملہ یہ کہ نکاح میں رکھی جانے والی شروط کی تین اقسام ہیں:

پہلی قسم:

انہیں پورا کرنا لازم ہے، یہ وہ شرائط ہیں جن کا فائدہ اور نفع عورت کو ہوتا ہو مثلا بیوی نے شرط رکھی کہ وہ اسے اس کے گھر اورعلاقے سے کہیں اور نہیں لے کر جائےگا، یا پھر اس کے علاوہ دوسری عورت سے شادی نہیں کریگا، تو اس کی یہ شرط پوری کرنا لازم ہو گی، اگر وہ شرط پر عمل نہیں کرتا تو بیوی کو فسخ نکاح کا حق حاصل ہے.

عمر بن خطاب اور سعد بن ابی وقاص اور معاویہ اور عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنہم سے یہی قول مروی ہے، اور شریح اور عمر بن عبد العزیز اور جابر بن زید، طاؤس، اوزاعی اسحاق رحمہم اللہ کا قول بھی یہی ہے.

لیکن امام زہری اور قتادۃ، ھشام بن عروۃ، امام مالك، لیث، ثوری، امام شافعی، ابن منذر اور اصحاب الرائے رحمہ اللہ نے ان شروط کو باطل قرار دیا " انتہی

دیکھیں: المغنی (9 / 483).

اس بنا پر اگر آپ کی بیوی نے شادی کے وقت شرط رکھی تھی کہ اسے اس کے ملك سے باہر نہیں لے کر جاؤ گے یا پھر آپ نے اس سے شادی اس شرط پر کی تھی کہ آپ اس کے ساتھ اسی کے ملك میں رہو گے تو پھر اسے آپ کے ساتھ جانا لازم نہیں ہے.

آپ نے جو بیان کیا ہے کہ آپ اسلامی ملك میں رہنا چاہتے ہیں جہاں کتاب و سنت پر عمل ہوتا ہے یہ معتبر امر ہے، اور اسی طرح بیوی اور بچے کی حفاظت بھی اہم اور معتبر ہے، اگر ان دونوں کو جمع کرنا ممکن نہیں تو پھر آپ اپنے آپ کو علم نافع اور عمل صالح کے ساتھ محفوظ کریں، اس ملك میں اہل اسلام سے تعارف کر کے ان میں دعوت الی اللہ کا کام کریں، ہو سکتا ہے آپ کے ہاتھ پر کسی کو ہدایت نصیب ہو جائے، اور آپ کی بنا پر سنت پر عمل

شروع ہو اور سنت پھیل جائے، تو اس طرح آپ کا قدوم ان کے لیے مبارك بن جائے.

اور آپ اپنے بچے کی تربیت کے لیے اچھے پروگرام تلاش کریں، اس میں آپ اس کی تعلیم و تربیت اور حفظ قرآن کے لیے کسی مدرس کی معاونت بھی حاصل کر سکتے، اور بچے کو اسلامی سکول میں داخل کرائیں.

اور اگر ممکن ہو سکے تو آپ طویل عرصہ تك نہ رہیں کہ آپ وہاں رہنے سے اکتا جائیں، اس لیے آپ حج اور عمرہ کے لیے چلے جائیں، اس طرح آپ کو عبادت کا اجروثواب بھی حاصل ہوگا اور سیاحت بھی ہو جائیگی، اور آپ کی اکتاہٹ و ملل بھی دور ہو جائیگی.

کون جانتا ہے کہ ہو سکتا ہے جب بیوی آپ کے ساتھ اس سفر میں برکتیں دیکھے اور مکہ و مدینہ کے پرنور مقامات کی زیارت کرے تو وہ بھی وہاں رہنے کا شوق کرنے لگے، یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ اس کے لیے مالی انعام اور رقم رکھیں جو وہ اپنے گھر والوں کو دے تا کہ مالی معاونت ختم نہ ہو.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کا شرح صدر کرے اور آپ کے معاملات میں آسانی پیدا کرے.

واللہ اعلم.